بسم اللہ الرحمن الرحیم

فجر کی سنتیں

[۱]: فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتِ فجر کی ادائیگی کا حکم

[۲]: سنتِ فجر کی قضاء کا وقت

افادات

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اھل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

دار الایمان، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

048-3881487, 0321-6353540

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فجر کی سنتیں

افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سنۃ صلاۃ الفجر کے تحت دو مسئلے بیان کئے جاتے ہیں:

مسئلہ نمبر1:

فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتِ فجر کی ادائیگی کا کیا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر2:

اگر کوئی شخص فرائض سے پہلے سنت نہ پڑھ سکے تو ان کی ادائیگی کا وقت کیا ہے۔

دونوں مسئلوں کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

پہلا مسئلہ: فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتِ فجر کی ادائیگی کا حکم

اھل السنۃ والجماعۃ احناف کا مذہب:

اگر کسی شخص کو اطمینان ہے کہ وہ سنتیں ادا کرنے کے بعد جماعت کی دوسری رکعت بلکہ تشہد میں مل جائے گا تو اسے چاہیے کہ کسی الگ جگہ مثلاً مسجد سے باہر، مسجد کے صحن میں، کسی ستون وغیرہ کی اوٹ میں، جماعت کی جگہ سے ہٹ کر پہلے سنتیں ادا کرے پھر جماعت میں شریک ہو جائے۔ ہاں اگر یہ خیال ہو کہ سنتیں پڑھنے کی صورت میں جماعت فوت ہو جائے گی تو اب سنتیں نہ پڑھے بلکہ اب جماعت میں شریک ہو جائے۔

چنانچہ علامہ علاء الدین محمد بن علی الحصکفی رحمہ اللہ (ت1088ھ) فرماتے ہیں:

(وَكَذَا يُكْرَهُ تَطَوُّعٌ عِنْدَ إِقَامَةِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ.... إِلَّا سُنَّةَ فَجْرٍ إِنْ لَمْ يَخَفْ فَوْتَ جَمَاعَتِهَا) وَلَوْ بِإِدْرَاكِ تَشَهُّدِهَا، فَإِنْ خَافَ تَرَكَهَا أَصْلًا.

ترجمہ: اسی طرح فرض نماز کی اقامت کے وقت نفل پڑھنا مکروہ ہیں البتہ اگر جماعت کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو تو فجر کی سنتیں پڑھ لیں اگرچہ تشہد ملنے کی امید ہو لیکن اگر جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ان کو بھی چھوڑ دیا جائے۔

اس کی شرح میں علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی (ت1252ھ) فرماتے ہیں:

(قَوْلُهُ: إِلَّا سُنَّةَ فَجْرٍ) لِمَا رَوَى الطَّحَاوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ وَذَالِكَ بِمَحْضَرِ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسٰى، وَمِثْلُهُ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

(رد المحتار مع الدر المختار: ج2 ص56، 57 کتاب الصلاۃ مطلب فی تکرار الجماعۃ)

ترجمہ: اقامت کے وقت فجر کی سنتیں پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ امام طحاوی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو انہوں نے ستون کی اوٹ میں فجر کی دو سنتیں ادا کیں پھر جماعت میں شریک ہوئے۔ یہ واقعہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں ہوا اور یہی فعل حضرت عمر، حضرت ابو الدرداء، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہے۔

غیر مقلدین کا موقف:

نماز فجر کی اقامت ہو چکنے کے بعد سنت ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(1): وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں:

وَلَا يَجُوْزُ لَهُ الشُّرُوْعُ فِيْ اَيِّ صَلَاةٍ إِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا فِيْ هٰذَا الْحُكْمِ وَلَا بَيْنَ اَنْ يُؤَدِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ اَمْ خَارِجَهُ عِنْدَ بَابِهٖ.

(نزل الابرار: ج1 ص132، 133 باب ادراک الفریضۃ)

ترجمہ: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو وہ سنت اداء کرے، چاہے فجر کی نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور نماز ہو، اس کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، اور چاہے وہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد کے باہر دروازے کے قریب۔

(2): محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد لکھتے ہیں:

اگر آپ ایسے وقت مسجد میں پہنچیں کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو اور سنتیں آپ نے نہ پڑھی ہوں تو پھر جماعت کے پاس سنتیں مت پڑھنی شروع کر دیں کیونکہ جماعت کے ہوتے ہوئے پاس کوئی نماز نہیں ہوتی۔

(صلوۃ الرسول از محمد صادق سیالکوٹی: ص351)

فائدہ:

احادیث مبارکہ میں سنت فجر کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں:

(1): عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(صحیح البخاری ج1 ص156 باب تعاھد رکعتی الفجر، صحیح مسلم: ج1 ص251 باب استحباب رکعتی الفجر والحث علیھا)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل (جو فرضوں سے زائد ہوتی ہیں، مراد سنن ہیں) کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

(2): عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ".

(سنن ابی داؤد ج1 ص186 باب فی تخفیفھما، شرح معانی الآثار ج1 ص209 باب القراۃ فی رکعتی الفجر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو سنتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

"وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ" یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ (اعلاء السنن للعثمانی: ج7 ص105 باب جواز سنۃ الفجر عند شروع الامام فی الفریضۃ)

(3): عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا".

(شرح مشکل الآثار للطحاوی: ج10 ص320، 321)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو سنتیں دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں۔

اب ایک شخص ایسے وقت میں آیا کہ فجر کی جماعت کھڑی ہے اور اس نے سنتیں بھی ادا نہیں کیں تو احناف کا موقف ایسا ہے کہ اس سے دونوں فضیلتیں جمع ہو جاتی ہیں یعنی فجر کی سنتوں کا جو تاکیدی حکم ہے اس پر بھی عمل ہو جاتا ہے اور جماعت میں شمولیت کے حکم کی بھی تعمیل ہو جاتی ہے۔

دلائل اھل السنۃ والجماعۃ

دلیل نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ ، إِلَّا رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ ".

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2ص 483، باب کراھیۃ الاشتغال بھما بعد ما اقیمت الصلوۃ، اعلاء السنن: ج7ص 110)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز (کی جماعت) کھڑی ہو جائے تو اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے، ہاں صبح کی سنتیں پڑھ سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی (ت 1394ھ) فرماتے ہیں:

وَهٰذَا الْإِسْنَادُ أَيْضًا حَسَنٌ.

(اعلاء السنن: ج7ص 110 باب جواز سنۃ الفجر عند شروع الامام فی الفریضۃ)

ترجمہ: اس روایت کی سند بھی حسن درجہ کی ہے۔

شبہ نمبر 1:

حدیث "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ" کے آخر میں "إِلَّا رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ" کا اضافہ جھوٹا ہے۔

جواب:

اھل السنۃ والجماعۃ احناف کا موقف صرف اس روایت پر موقوف نہیں بلکہ ان کا مستدل حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہم، امام مسروق، امام حسن بصری، امام ابو عثمان نہدی رحمہم اللہ وغیرہ کے آثار بھی ہیں، جو سنداً صحیح اور حسن ہیں۔ یہ آثار آگے آ رہے ہیں۔ یہ آثار اس روایت کے مؤید ہیں۔ اس لئے ان الفاظ کو "جھوٹا" کہنا غلط ہے۔

شبہ نمبر 2:

اس روایت کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں: حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر۔

امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی (ت 458ھ) لکھتے ہیں:

حَجَّاجُ ابْنُ نُصَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ ضَعِيْفَانِ. (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2ص 483 باب کراھیۃ الاشتغال بھما بعد ما اقیمت الصلوۃ)

ترجمہ: حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

جواب:

یہ دونوں راوی مقبول الروایۃ ہیں۔ مزید آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے مؤید ہیں۔ اس لیے یہ روایت قابلِ استدلال ہے۔

راویوں کے حالات پر تفصیلی گفتگو پیش کی جاتی ہے۔

پہلا راوی: حجاج بن نصیر

(1): امام ابو زکریا یحیی بن معین (ت 234ھ) ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

كَانَ شَيْخًا صَدُوقًا لٰكِنَّهُمْ أَخَذُوا عَلَيْهِ شَيْئاً مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ يَعْنِيْ أَنَّهُ أَخْطَأَ فِيْ أَحَادِيْثَ مِنْ أَحَادِيْثِ شُعْبَةَ.

(الکامل فی الضعفاء لابن عدی: ج2ص 531)

ترجمہ: آپ شیخ صدوق تھے، لیکن محدثین نے آپ کی امام شعبہ سے مروی روایات پر کچھ نقد کیا ہے یعنی آپ کی جو روایات امام شعبہ سے ہیں ان میں کئی روایات میں آپ نے خطا کی ہے۔

اور یہ روایت حجاج بن نصیر نے شعبہ سے نہیں لی بلکہ عباد بن کثیر سے لی ہے۔ اس لیے یہ روایت محدثین کے نقد سے بری ہو گی۔

(2): امام الحافظ احمد بن عبد اللہ بن صالح ابی الحسن العجلی (ت 261ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مَعْرُوْفًا بِالْحَدِيْثِ. (آپ علم حدیث کے حوالے سے معروف شخصیت ہیں)

(تہذیب التہذیب لابن حجر ج1 ص671، الکامل لابن عدی: ج2 ص534 رقم الترجمہ 409)

(3): امام ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (ت 354ھ) نے حجاج بن نصیر کو "ثقات" میں شمار کیا۔

(الثقات لابن حبان: ج8 ص202 رقم الترجمۃ 12984)

(4): امام عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد بن مبارک بن القطان الجرجانی (ت 365ھ) نے حجاج بن نصیر کی منکر روایات کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔ ان روایات کو نقل کرنے کے بعد آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلِحَجَّاجِ بْنِ نُصَيْرٍ أَحَادِيْثُ وَرِوَايَاتٌ عَنْ شُيُوْخِهِ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ شَيْئًا مُنْكَرًا غَيْرَ مَا ذَكَرْتُ وَهُوَ فِيْ غَيْرِ مَا ذَكَرْتُهُ صَالِحٌ.

(الکامل فی الضعفاء لابن عدی: ج2 ص534)

ترجمہ: حجاج بن نصیر کی اپنے شیوخ سے کئی احادیث اور روایات مروی ہیں اور میرے علم کے مطابق جو روایات میں نے ذکر کی ہیں ان کے علاوہ حجاج بن نصیر کی کوئی روایت منکر نہیں ہے۔ ان (منکر) روایات کے علاوہ باقی روایات میں حجاج بن نصیر "صالح" ہے۔

علامہ ابن عدی نے اپنی کتاب میں جو منکر روایات نقل کی ہیں ہماری ذکر کردہ روایت (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ ، إِلَّا رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ) ان میں مذکور نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا کہ ہماری روایت صالح للاحتجاج ہے۔

دوسرا راوی: عباد بن کثیر

(1): امام زیاد بن ربیع (ت 185ھ) فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ الشَّامِيُّ وَكَانَ ثِقَةً.

(تہذیب التہذیب لابن حجر ج3 ص372)

ترجمہ: ہم سے عباد بن کثیر نے روایت بیان کی تھی اور آپ ثقہ راوی تھے۔

(2): ابو زکریا امام یحیی بن معین (ت 233ھ) نے اس کی توثیق کی ہے۔ چنانچہ عثمان بن سعید الدارمی فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ الرَّمْلِيِّ، فَقَالَ: ثِقَةٌ

(تاریخ ابن معین بروایۃ الدارمی: ج1 ص145)

ترجمہ: میں نے یحیی بن معین سے عباد بن کثیر الرملی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ تھے۔

امام یحیی بن معین نے ایک مرتبہ یہ بھی کہا:

لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ.

(تہذیب التہذیب لابن حجر: ج3 ص372)

ترجمہ: عباد بن کثیر میں کوئی حرج نہیں (یعنی یہ مقبول راوی ہے)

(3): ابو الحسن علی بن عبد اللہ المدینی (ت 234ھ) کے نزدیک عباد بن کثیر ثقہ تھے۔ چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُوْلُ: عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ الرَّمْلِيُّ كَانَ ثِقَةً لَا بَأْسَ بِهِ.

(میزان الاعتدال للذہبی ج2 ص336)

ترجمہ: محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے فرمایا کہ میں نے علی بن مدینی سے سنا: وہ فرماتے ہیں کہ عباد بن کثیر الرملی ثقہ تھے، ان میں کوئی حرج (یعنی ضعف) کی بات نہیں ہے۔

(4): امام عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن الجرجانی (365ھ) نے عباد بن کثیر الرملی کے حالات میں ان احادیث کا ذکر کیا ہے جو غیر محفوظ ہیں۔ ان احادیث کا ذکر کرکے آخر میں لکھا:

هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا لِعَبَّادٍ الرَّمْلِيِّ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظَاتٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ عَبَّادٍ الْبَصْرِيِّ.

(الکامل فی الضعفاء لابن عدی: ج5 ص544 رقم الترجمہ 1166)

ترجمہ: یہ وہ احادیث ہیں جو عباد الرملی کی مرویات ہیں، یہ غیر محفوظ روایات ہیں اور یہ (عباد الرملی) عباد البصری سے بہتر راوی ہے۔

علامہ ابن عدی رحمہ اللہ نے عباد بصری کی جو غیر محفوظ روایات ذکر کی ہیں ہماری متدل روایت ان میں نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہماری روایت محفوظ ہے۔

مزید یہ کہ ابن عدی نے عباد الرملی کو عباد البصری سے بہتر قرار دیا ہے۔ عباد البصری ضعیف راوی ہے تو عباد الرملی لازماً ثقہ اور قابل اعتماد ہوگا۔ یہی بات علامہ ظفر احمد عثمانی (ت 1394ھ) نے امام علی بن المدینی کے حوالے سے تحریر فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

وَفِي الْمِيْزَانِ: قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ: عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ الرَّمْلِيُّ كَانَ ثِقَةً لَا بَأْسَ بِهِ وَاَمَّا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ فَاٰخَرُ بَصْرِيٌّ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(اعلاء السنن للعثمانی: ج7 ص110 باب جواز سنۃ الفجر عند شروع الامام فی الفریضۃ)

ترجمہ: میزان الاعتدال میں ہے کہ علی بن المدینی فرماتے ہیں: عباد بن کثیر الرملی ثقہ تھے، ان میں کوئی ضعف نہیں ہے جبکہ عباد بن کثیر وہ دوسرے راوی ہیں اور بصری ہیں، عباد بن کثیر البصری کی کوئی حیثیت نہیں۔

دلیل نمبر 2:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: "جَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ إِلٰى سَارِيَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص576 رقم الحدیث 9279)

ترجمہ: عبد اللہ بن ابی موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (مسجد میں) تشریف لائے جبکہ امام نماز پڑھا رہا تھا۔ تو آپ نے ستون کی اوٹ میں دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ آپ نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔

علامہ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (ت 807ھ) فرماتے ہیں:

وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ. (اس روایت کے راوی ثقہ و لائق اعتماد ہیں)

(مجمع الزوائد للہیثمی: رقم الحدیث 2392)

دلیل نمبر 3:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: " خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهِ, فَأُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ, فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ, ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص229 رقم الحدیث 2161 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر سے نکلے، صبح کی نماز ادا ہو رہی تھی۔ آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے راستہ ہی میں دو رکعت سنت ادا کی۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔

مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (ت1394ھ) فرماتے ہیں:

اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ. اس کی سند حسن درجہ کی ہے۔

(اعلاء السنن للعثمانی: ج7 ص102)

دلیل نمبر4:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا: أَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ , وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ,فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا , ثُمَّ إِنَّهُ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ.

(سنن الطحاوی: ج1 ص229 رقم الحدیث2163 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے جبکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا، آپ نے صبح کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں، تو آپ نے یہ دو رکعتیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر ادا کیں پھر امام کے ساتھ جماعت میں آ ملے۔

مولانا ظفر احمد عثمانی (ت1394ھ) فرماتے ہیں:

اَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مِنَ الْمَسْجِدِ.

(اعلاء السنن: ج7 ص102، 103 باب جواز سنۃ الفجر عند شروع الامام فی الفریضۃ)

ترجمہ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا گھر ان دنوں مسجد میں داخل تھا۔

نیز اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

فَالْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

(اعلاء السنن: ج7 ص102 باب جواز سنۃ الفجر عند شروع الامام فی الفریضۃ)

ترجمہ: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

دلیل نمبر5:

عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُولُ: " أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ , وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ , فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص229 رقم الحدیث2162 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: مالک بن مغول سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نافع سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کے لیے اس وقت بیدار کیا جبکہ نماز کھڑی ہو چکی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلے دو رکعت سنت ادا فرمائی۔

اِسْنَادُہٗ صَحِيْحٌ.

(آثار السنن ص202)

دلیل نمبر6:

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: " جَاءَ عَبْدُ اللہِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ, وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى عَبْدُ اللہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ , ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص229 رقم الحدیث2160 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: ابو عثمان انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے جبکہ امام صبح کی نماز پڑھارہا تھا۔ آپ نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ اس لیے آپ نے امام کے پیچھے (جماعت سے ہٹ کر) یہ دو رکعتیں ادا کیں، پھر ان کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گئے۔

اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. اس اثر کی سند صحیح ہے۔

(آثار السنن ص204، اعلاء السنن ج7 ص100)

دلیل نمبر 7:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ " أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ,فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ, ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص229 رقم الحدیث 2164 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں آتے اور لوگ نماز فجر کی جماعت کی صف میں ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ مسجد کے کسی گوشہ میں سنتِ فجر پڑھ کر لوگوں کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جایا کرتے تھے۔

اِسْنَادُهُ حَسَنٌ. اس اثر کی سند حسن درجہ کی ہے۔

(آثار السنن ص203، اعلاء السنن ج7 ص103)

مصنف عبد الرزاق میں یہ الفاظ ہیں:

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ ! وَاللهِ لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ لَاَعْمَدَنَّ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ لَاَرْكَعَنَّهُمَا ثُمَّ لَاُكْمِلَنَّهُمَا ثُمَّ لَا اَعْجَلُ عَنْ اِكْمَالِهِمَا ثُمَّ اَمْشِيْ اِلَى النَّاسِ فَاُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ.

(مصنف عبد الرزاق ج2 ص294، رقم 4033)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہاں اللہ کی قسم! اگر میں ایسے وقت میں (مسجد میں) داخل ہوں جبکہ لوگ جماعت میں ہوں تو میں مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے پیچھے جا کر فجر کی سنتوں کی دو رکعتیں ادا کروں گا، ان کو کامل طریقہ سے ادا کروں گا اور ان کو کامل کرنے میں جلدی نہ کروں گا۔ پھر میں جا کر لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز میں شامل ہو جاؤں گا۔

دلیل نمبر 8:

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ, قَالَ: " كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ , وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ, فَنُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي آخِرِ الْمَسْجِدِ, ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص230 رقم الحدیث 2166 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: ابو عثمان النہدی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھا رہے ہوتے تھے اور ہم نے نماز فجر سے پہلے سنتیں ادا نہ کی ہوتی تھیں، تو ہم پہلے مسجد کے بالکل کنارے پر سنتیں ادا کرتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز (کی جماعت) میں شریک ہو جاتے تھے۔

اِسْنَادُهُ حَسَنٌ. اس کی سند حسن درجہ کی ہے۔ (آثار السنن ص204، اعلاء السنن ج7 ص104)

تنبیہ: اس روایت میں "كُنَّا نَأْتِي" جمع کا صیغہ دلالت کرتا ہے کہ عہدِ فاروقی میں یہ صورت کثرت سے پیش آتی تھی اور بہت سے حضرات کا عمل اس کے مطابق تھا۔ (نمازِ مدلل از مولانا فیض احمد الملتانی ص208)

دلیل نمبر 9:

عَنِ الشَّعْبِيِّ، يَقُولُ: " كَانَ مَسْرُوقٌ يَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ , وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ , وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ , فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ, ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص230 رقم الحدیث 2168 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ امام مسروق (مسجد میں) تشریف لاتے جبکہ لوگ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوتے اور آپ نے صبح کی سنتیں ادا نہ کی ہوتیں تو آپ پہلے دو رکعتیں مسجد میں ادا کرتے، پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے۔

اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. اس کی سند صحیح ہے۔

(آثار السنن ص203، اعلاء السنن ج7 ص105)

دلیل نمبر 10:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: " إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ , فَصَلِّهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي, ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْإِمَامِ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص230 رقم الحدیث 2170 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: یزید بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں ایسے وقت میں داخل ہو کہ امام نماز پڑھا رہا ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے سنتیں پڑھو، پھر امام کے ساتھ (جماعت میں) شریک ہو جاؤ۔

اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. اس کی سند صحیح ہے۔

(آثار السنن ص204)

وَفِي لَفْظٍ لَهُ: عَنْ يُونُسَ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: " يُصَلِّيهِمَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ, ثُمَّ يَدْخُلُ الْقَوْمُ فِي صَلَاتِهِمْ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص230 رقم الحدیث 2171 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص (جس نے ابھی سنتِ فجر ادا نہیں کی) ان دو رکعتوں کو مسجد کے کسی کونہ میں پڑھے، پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے۔

اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. اس کی سند صحیح ہے۔

(آثار السنن ص205، اعلاء السنن ج7 ص105)

خلاصہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم، امام ابو عثمان النہدی، امام مسروق، امام حسن بصری رحمہم اللہ کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد میں آنے والے شخص نے اگر فجر کی سنتیں ادا نہیں کیں تو مسجد سے باہر، مسجد کے صحن میں، کسی ستون وغیرہ کی اوٹ میں، جماعت کی جگہ سے ہٹ کر پہلے سنتیں ادا کرے پھر جماعت میں شریک ہو جائے اور یہی احناف کا موقف ہے۔ وللہ الحمد

فائدہ: حدیث کی تعریف:

فنِ حدیث کی روشنی میں نبی، صحابی اور تابعی کے قول، فعل اور تقریر کو "حدیث" کہتے ہیں۔

- مشہور محدث علامہ شرف الدین حسین بن محمد الطیبی (ت 743ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَدِیْثُ اَعَمُّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوِ الصَّحَابِیِّ اَوِ التَّابِعِیِّ, وَفِعْلَھُمْ وَ تَقْرِیْرَھُمْ.

(شرح المشکوۃ للطیبی: ج1 ص5،4)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی یا تابعی کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

- شیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ البخاری الدھلوی الحنفی (ت 1052ھ) لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الْحَدِیْثَ فِی اصْطِلَاحِ جُمْھُوْرِ الْمُحَدِّثِیْنَ یُطْلَقُ عَلٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِعْلِہٖ وَتَقْرِیْرِہٖ وَمَعْنَی التَّقْرِیْرِ أَنَّہٗ فَعَلَ أَحَدٌ أَوْ قَالَ شَیْئًا فِیْ حَضْرَتِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُنْکِرْہُ وَلَمْ یَنْھَہٗ عَنْ ذٰلِكَ بَلْ سَکَتَ وَقَرَّرَ وَ کَذٰلِكَ یُطْلَقُ عَلٰی قَوْلِ الصَّحَابِیِّ وَفِعْلِہٖ وَتَقْرِیْرِہٖ وَعَلٰی قَوْلِ التَّابِعِیِّ وَفِعْلِہٖ وَتَقْرِیْرِہٖ.

(مقدمہ مشکوۃ المصابیح للشیخ عبد الحق: ص3)

ترجمہ: جان لیجیے کہ جمہور محدثین کی اصطلاح میں "حدیث" کا اطلاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے۔ تقریر کا معنی یہ ہے کہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی کام کیا یا کوئی بات کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نکیر نہیں فرمائی اور نہ ہی اس سے روکا بلکہ خاموش رہ کر اس کی تائید فرمادی ہو۔ اسی طرح "حدیث" کا اطلاق صحابی کے قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے اور تابعی کے قول، فعل اور تقریر پر بھی ہوتا ہے۔

- مولانا ظفر احمد عثمانی (ت 1394ھ) حافظ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی الشافعی (ت 852ھ) کے حوالے سے خبر اور حدیث میں مناسبت بیان کرتے ہوئے دونوں کا اطلاق مرفوع، موقوف اور مقطوع پر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے ہاں بھی حدیث؛ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی اور تابعی کے قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔

چنانچہ آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(اَلْخَبَرُ عِنْدَ عُلَمَاءِ ھٰذَا الْفَنِّ مُرَادِفٌ لِلْحَدِیْثِ) فَیُطْلَقَانِ عَلَی الْمَرْفُوْعِ وَ عَلَی الْمَوْقُوْفِ وَ الْمَقْطُوْعِ.

(قواعد فی علوم الحدیث: ص24)

ترجمہ: علمائے اصولِ حدیث کے نزدیک خبر حدیث کے مرادف ہے اس لیے دونوں کا اطلاق مرفوع، موقوف اور مقطوع پر ہوتا ہے۔

فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہوتے وقت مسجد کے کسی ستون کے پیچھے، کسی اوٹ وغیرہ میں ادا کرنا چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے عمل سے ثابت ہے اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے بعد دو رکعت سنت ادا کرنا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ وللہ الحمد

دلائل غیر مقلدین

دلیل نمبر 1:

حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أُقِیمَتِ الصَّلَاۃُ، فَلَا صَلَاۃَ إِلَّا الْمَکْتُوبَۃُ"

(صحیح مسلم: ج1 ص247 کِتَاب صَلَاۃِ الْمُسَافِرِینَ وَقَصْرِھَا بَاب کَرَاھَۃِ الشُّرُوعِ فِی نَافِلَۃٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہ پڑھی جائے۔

جواب نمبر1:

فجر کی سنتیں اس سے مستثنیٰ ہیں کیوں کہ ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور اس پر دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا عمل ہے۔

جواب نمبر2:

یہ ممانعت اگر فجر کے متعلق مان بھی لی جائے تو یہ اس صورت میں ہے جب سنتیں جماعت کی صف کے اندر کھڑے ہو کر ادا کی جائیں اور اگر صف سے الگ یا باہر ہوں تو اس پر مذکورہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ بطور دلائل موجود ہیں۔ یہ آثار دلائل احناف میں گزر چکے ہیں۔

جواب نمبر3:

صحیح مسلم کی اس حدیث میں اجمال ہے جبکہ دوسری حدیث (دلائل احناف میں دلیل نمبر1، از السنن الکبریٰ للبیہقی) میں تفصیل ہے جس میں "إِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ" کا استثناء موجود ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (ت 241ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيْثُ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ طُرُقَهُ لَمْ تَفْهَمْهُ وَالْحَدِيْثُ يُفَسِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(الجامع لاخلاق الراوی للخطیب: ص370 رقم 1651 کتب الطرق المختلفة)

ترجمہ: جب تک آپ حدیث کے تمام طرق جمع نہ کرلیں اس وقت تک حدیث کا معنی نہیں سمجھ سکتے اس لیے کہ ایک حدیث دوسری حدیث کی تشریح کرتی ہے۔

اس لئے اس تفصیلی روایت کو دیکھنے کے بعد اشکال باقی نہیں رہتا۔

دلیل نمبر2:

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزِّنْجِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ ». قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؟ قَالَ: "وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ".

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص483، باب کراھیۃ الاشتغال بھا بعد ما اقیمت الصلوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز (کی جماعت) کھڑی ہو جائے تو اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! فجر کی سنت بھی نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی سنت بھی نہیں۔

جواب نمبر1:

اس روایت میں "یحییٰ بن نصر بن حاجب المروزی" متفرد ہیں۔ عمرو بن دینار سے ایک جماعت محدثین نے یہ روایت نقل کی ہے لیکن کسی نے بھی "قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؟قَالَ : "وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ "" کا اضافہ نقل نہیں کیا سوائے یحییٰ بن نصر کے، کہ یحییٰ بن نصر نے مسلم بن خالد الزنجی کے واسطے سے عمرو بن دینار سے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔

چنانچہ امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی (ت 365ھ) فرماتے ہیں:

وهٰذَا الْحَدِيْثُ يَرْوِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ جَمَاعَةٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَا أَعْلَمُ ذَكَرَ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ فِيْ مَتْنِهٖ "قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ" غَيْرُ يَحْيَى بْنِ نَصْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَمْرٍو.

(الکامل لابن عدی: ج9ص112رقم الترجمہ 2146، ترجمہ یحیٰ بن نصر)

ترجمہ: عمرو بن دینار سے اس حدیث کو ایک جماعت نے روایت کیا ہے لیکن میرے علم کے مطابق اس متن میں اس اضافے "قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ" کو یحیٰ بن نصر کے علاوہ کسی اور نے بیان نہیں کیا۔ یحیٰ بن نصر نے مسلم بن خالد کے واسطے سے عمرو بن دینار سے اس اضافے کو بیان کیا ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس روایت کو یحیٰ بن نصر بن حاجب المروزی کی منکر روایات میں شمار کیا ہے اور یحیٰ بن نصر بن حاجب المروزی کا یہ تفرد از قبیل شاذ ہے جو نا قابلِ قبول ہے۔ چنانچہ مولانا ظفر احمد عثمانی (ت 1394ھ) لکھتے ہیں:

وَذَكَرَ ابْنُ عَدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ مَنَاكِيْرِ يَحْيَى بْنِ نَصْرٍ .... فَلَا نُسَلِّمُ سَلَامَةَ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ الَّتِيْ تَفَرَّدَ بِهَا عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الشُّذُوْذِ.

(اعلاء السنن: ج7ص94)

ترجمہ: امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس روایت کو یحیٰ بن نصر بن حاجب المروزی کے منکرات میں شمار کیا ہے...... نیز ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ اضافہ جس میں یحیٰ بن نصر بن حاجب المروزی؛ مسلم بن خالد سے متفرد ہیں، شاذ ہونے سے محفوظ ہو (بلکہ یہ شاذ ہی ہے)

جواب نمبر2:

امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ البیہقی (ت 458ھ) نے اس حدیث کے متعلق امام ابن عدی کے فیصلے کو نقل کر کے اس پر اعتماد کیا اور اس راوی "یحیٰ بن نصر بن حاجب المروزی" پر جرح بھی کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی یہ روایت نا قابلِ استدلال ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

قَالَ أَبُوْ أَحْمَدَ: لَا أَعْلَمُ ذَكَرَ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ فِيْ مَتْنِهٖ غَيْرُ يَحْيَى بْنِ نَصْرٍ... وَنَصْرُ بْنُ حَاجِبٍ الْمَرْوَزِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَابْنُهُ يَحْيَى كَذٰلِكَ.

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2ص483، باب کراھیۃ الاشتغال بھما بعد ما اقیمت الصلوٰۃ)

ترجمہ: امام ابو احمد (امام ابن عدی الجرجانی) نے کہا ہے کہ میرے علم کے مطابق اس اضافے (قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ قَالَ: وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ) کو اس روایت کے متن میں یحیی بن نصر کے علاوہ کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔ (امام بیہقی فرماتے ہیں) نصر بن حاجب المروزی قوی راوی نہیں اور اس کا بیٹا یحیٰ بھی اسی طرح ہے۔ (یعنی قوی نہیں بلکہ ضعیف ہے)

جواب نمبر3:

یہ دو روایات ہیں:

1: وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

2: وَإِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

یہ الگ الگ واقعہ پر محمول ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھا ہو جو فرض نماز کھڑی ہونے سے بعد صفوں کے متصل فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا تو

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ “یعنی صفوں میں کھڑے ہو کر فجر کی سنتیں بھی نہیں پڑھ سکتے۔

دوسری مرتبہ کسی کو دیکھا ہو جو صفوں سے ہٹ کر کسی کونے میں سنتیں ادا کر رہا ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہو: ”وَإِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ“ کہ جماعت سے الگ ہو کر فجر کی سنتیں پڑھنا درست ہے۔

(اعلاء السنن: ج7 ص111)

دلیل نمبر3:

ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ أُصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ، فَرَآنِي وَأَنَا أُصَلِّيهِمَا، فَنَهَانِي فَجَذَبَنِي، وَقَالَ: "تُرِيدُ أَنْ تُصَلِّيَ لِلصُّبْحِ أَرْبَعًا؟ قِيلَ لِأَبِي عَامِرٍ - يَعْنِي صَالِحَ بْنَ رُسْتُمَ -: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص558 باب النہی عن ان یصلی رکعتی الفجر بعد الا قامۃ)

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی جا رہی تھی اور میں نے سنتیں نہیں پڑھی تھیں، انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں سنتیں پڑھ رہا ہوں تو مجھے روکا اور مجھے ڈانٹا کر فرمایا: کیا تو صبح کی چار رکعات پڑھنا چاہتا ہے؟ اس روایت کے راوی ابو عامر -صالح بن رستم- سے پوچھا گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمائی تھی۔

جواب نمبر1:

یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں ایک راوی ابو عامر صالح بن رستم ہے جو کہ ضعیف ہے۔

چنانچہ ناصر الدین البانی غیر مقلد (ت 1420ھ) لکھتے ہیں:

قُلْتُ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ كَثِيرُ الْخَطَاءِ.

(حاشیۃ صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص558 باب النہی عن ان یصلی رکعتی الفجر بعد الا قامۃ)

ترجمہ: میں (ناصر الدین البانی) کہتا ہوں کہ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ (اس سند کا ایک راوی) صالح بن رستم ابو عامر الخزاز کثرت سے غلطیاں کرنے والا راوی ہے۔

جواب نمبر2:

یہ ممانعت اس وقت ہے جب صف کے اندر ہو اور اس پر دلیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا عمل ہے کیونکہ اگر ممانعت ہر صورت میں ہوتی تو صحابہ کرام و تابعین عظام کبھی بھی اس کے خلاف نہ کرتے۔

دلیل نمبر4:

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ.

(مصنف عبد الرزاق: ج2 ص290 رقم الحدیث: 4001)

ترجمہ: سوید بن علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آدمی کو مارتے تھے جو فرض نماز کھڑی ہو جانے کے بعد نماز (سنتیں) پڑھتا۔

اسی طرح مروی ہے کہ:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَانْتَهَرَهُ.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج3 ص545، باب فی الصلاۃ اذا اخذ الموذن فی الا قامۃ)

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اقامت کے وقت میں دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو سنتیں پڑھنے سے روک دیا۔

جواب نمبر 1:

ان آثار میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مذکور ہے اور آثار صحابہ غیر مقلدین کے ہاں حجت نہیں ہیں۔

نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی (ت1307ھ):

☼ **وَفِعْلُ الصَّحَابِيِّ لَا يَصْلُحُ لِلْحُجَّةِ.** (التاج المکلل: ص292)

ترجمہ: صحابی کا فعل دلیل بننے کے لائق نہیں ہوتا۔

☼ **زیرا کہ کردار صحابی حجت نباشد اگرچہ بصحت رسد.** (بُدور الاھلۃ: ج1 ص28 باب در بیان وضو)

ترجمہ: یاد رکھو کہ صحابی کا کردار کوئی دلیل نہیں ہے اگرچہ صحیح طور پر بھی منقول ہو۔

☼ **وآنچہ موقوف بر بعض صحابہ است درآن حجت نیست.** (بُدور الاھلۃ: ج1 ص129 باب در بیان اعتکاف)

ترجمہ: یہ روایات (جن میں ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے) بعض صحابہ سے موقوفاً مروی ہیں اور ان کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

میاں محمد نذیر حسین دہلوی (ت1320ھ):

☼ **قول صحابہ حجت نیست۔** (فتاویٰ نذیریہ: ج1 ص340)

☼ رابعاً یہ کہ **ولو فرضنا** تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں (یعنی یہ بات کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو آپ عورتوں کو مسجد جانے سے منع فرمادیتے) اور فہمِ صحابہ حجت شرعی نہیں ہے **کما ثبت فی الاصول.**

(فتاویٰ نذیریہ: ج1 ص622)

نواب نور الحسن خان (ت1336ھ):

☼ **حدیث جابر دریں باب قول جابر ست وقول صحابی حجت نباشد.** (عرف الجادی: ص38 باب در بیان نماز جماعت وامامت)

ترجمہ: حضرت جابر کی بات (کہ لا صلوۃ لمن یقرأ والی حدیث تنہا نماز پڑھنے والے شخص کے لیے ہے) حضرت جابر کا اپنا قول ہے اور صحابی کا قول حجت نہیں ہوتا۔

☼ **اقوال صحابہ حجت نیست.** (عرف الجادی: ص44 باب در بیان نماز وسطیٰ)

ترجمہ: صحابہ کے اقوال حجت (یعنی دلیل شرعی) نہیں۔

☼ **حجت باثار صحابہ قائم نیست.** (عرف الجادی: ص80 کتاب در بیان صیام)

ترجمہ: آثار صحابہ کو دلیل شرعی نہیں بنایا جاسکتا۔

☼ **در اصول مقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست.** (عرف الجادی: ص101 باب در بیان فوات واحصار)

ترجمہ: یہ بات اصول میں طے ہے کہ صحابی کا قول دلیل شرعی نہیں ہے۔

جواب نمبر 2:

سندِ حسن سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے ہوتے اور لوگ اس وقت مسجد کے کنارے پر فجر کی سنتیں ادا کر رہے ہوتے تھے۔

چنانچہ امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی (ت 321ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: " كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ , وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ, فَنُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي آخِرِ الْمَسْجِدِ, ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ "

(سنن الطحاوی: ج1 ص230 رقم الحدیث 2166 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر)

ترجمہ: ابو عثمان النہدی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھا رہے ہوتے تھے اور ہم نے نماز فجر سے پہلے سنتیں ادا نہ کی ہوتی تھیں، تو ہم پہلے مسجد کے بالکل کنارے پر سنتیں ادا کرتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز (کی جماعت) میں شریک ہو جاتے تھے۔

اِسْنَادُهُ حَسَنٌ. اس کی سند حسن درجہ کی ہے۔

(آثار السنن: ص204، اعلاء السنن: ج7 ص104)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ ممانعت اس صورت پر محمول ہے جب لوگ صفوں میں شامل ہو کر سنتیں ادا کریں۔ ورنہ اگر جماعت سے الگ ہو کر، کسی ستون وغیرہ کی اوٹ میں سنتیں ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے صراتاً ثابت ہے۔ (حوالہ جات اهل السنۃ والجماعۃ کے دلائل میں گزر چکے ہیں)

دوسرا مسئلہ: سنتِ فجر کی قضاء کا وقت

مذہب اہل السنۃ والجماعۃ:

اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ انہیں فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے نہ پڑھے بلکہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

چنانچہ امام ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی (ت 593ھ) فرماتے ہیں:

وَإِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(الہدایۃ: ج1 ص159 باب ادراک الفریضۃ)

ترجمہ: فجر کی سنتیں قضاء ہو جائیں تو ان کو سورج کے طلوع ہونے سے پہلے نہ پڑھا جائے۔

مذہب غیر مقلدین:

محمد رئیس ندوی غیر مقلد لکھتے ہیں:

فرض فجر کے بعد نصوص صریحہ اور اصول شرعیہ سے سنت فجر کی قضاء کا شرعی ثبوت موجود ہے، خواہ طلوع آفتاب سے پہلے قضا کرے خواہ بعد، البتہ طلوعِ آفتاب سے پہلے موقع ہو تو طلوع آفتاب سے پہلے سنتِ فجر کی قضاء زیادہ بہتر اور اہم ہے....... بلکہ یہی وقت اس کا اصل وقت ہے۔

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح طریقہ نماز: ص192)

محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد لکھتے ہیں:

اگر آپ ایسے وقت مسجد میں پہنچیں کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو اور سنتیں آپ نے نہ پڑھی ہوں تو پھر جماعت کے پاس سنتیں مت پڑھنی شروع کر دیں کیونکہ جماعت کے ہوتے ہوئے پاس کوئی نماز نہیں ہوتی۔ آپ جماعت میں شامل ہو جائیں، اور فرض پڑھ کر سنتیں پڑھ لیں۔

(صلوۃ الرسول ص351)

دلائل اہل السنۃ والجماعۃ

دلیل نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ، نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(صحیح البخاری: ج1 ص82 باب الصلاۃ بعد الفجر حتیٰ ترتفع الشمس)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی خرید و فروخت سے اور دو قسم کے کپڑوں سے اور دو قسم کی نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

دلیل نمبر 2:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(صحیح مسلم: ج1 ص275 باب الاوقات التی نہی عن الصلاۃ فیہا)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے سنا، ان میں سے ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو مجھے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہ میں سب سے زیادہ محبوب ہیں، میں نے ان سے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

دلیل نمبر 3:

عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: لَا صَلَاۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیبَ الشَّمْسُ.

(صحیح البخاری: ج1 ص82، 83 باب لا تتحری الصلاۃ قبل غروب الشمس)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کی نماز کے بعد سورج کے بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک کوئی نماز (جائز) نہیں۔

دلیل نمبر 4:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ..... فَقُلْتُ: یَا نَبِيَّ اللہِ! أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللہُ وَأَجْهَلُهُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ: "صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ."

(صحیح مسلم: ج1 ص276 باب الاوقات التی نہی عن الصلاۃ فیہا)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! مجھے ان چیزوں کے بارے میں بتلائیے جن کی اللہ نے آپ کو تعلیم دی ہے اور میں ان سے بے خبر ہوں۔ آپ مجھے نماز کے متعلق بھی بتلائیے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو پھر سورج کے طلوع ہونے کے بعد سے سورج کے بلند ہونے تک رکے رہو، کیونکہ سورج اس وقت شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

فائدہ:

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن جعفر الکتانی (1927ء) فرماتے ہیں:

حَدِيْثُ "لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ" ذَكَرَ ابْنُ حَجَرٍ فِي الْأَمَالِي الْمُخَرَّجَةِ عَلٰی مُخْتَصَرِ ابْنِ الْحَاجِبِ الْأَصْلِيِّ: اَنَّهُ وَارِدٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ تَزِيْدُ عَلَی الْعِشْرِيْنَ وَمِمَّنْ صَرَّحَ بِتَوَاتُرِهٖ أَيْضًا ابْنُ بَطَّالٍ.

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر: ص111، ص112 رقم الحدیث 83)

ترجمہ: "فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں" متواتر حدیث ہے۔ حافظ ابن حجر نے مختصر ابن الحاجب کی جو تخریج املاء کروائی ہے اس میں ذکر کیا کہ یہ روایت بیس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اس حدیث کے متواتر ہونے کی تصریح ابن بطال رحمہ اللہ نے بھی کی ہے۔

دلیل نمبر 5:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ صَلَّاهُمَا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

(شرح مشکل الآثار للطحاوی: ج10 ص328 رقم الحدیث 4142)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام سے جب فجر کی دو رکعتیں فوت ہو جاتیں تو آپ علیہ السلام انہیں سورج کے طلوع ہونے کے بعد پڑھتے۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی (ت 321ھ) اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَحْسَنُ إِسْنَادًا وَأَوْلَى بِالِاسْتِعْمَالِ مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ.

(شرح مشکل الآثار للطحاوی: ج10 ص328 رقم الحدیث 4142)

ترجمہ: یہ حدیث سند کے لحاظ سے بہترین ہے اور اس سے استدلال کرنا بالکل درست ہے جیسا کہ پہلے بھی اس طرح کی روایات گزر چکی ہیں۔

دلیل نمبر 6:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

(سنن الترمذی: ج1 ص96 باب فی اعادتہما[ای رکعتی الفجر])

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) نہیں پڑھیں تو اس کو چاہیے کہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد ان کو پڑھے۔

دلیل نمبر 7:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

(صحیح ابن حبان: ص723 رقم الحدیث 2472)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں تو اس کو چاہیے کہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد ان کو پڑھے۔

شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں:

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

(حاشیہ صحیح ابن حبان: ص723 تحت رقم الحدیث 2472)

ترجمہ: اس روایت کی سند بخاری کی پر شرط پر صحیح ہے۔

دلیل نمبر 8:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ نَسِيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ»

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج1 ص112 رقم الحدیث 1194 باب فضیلۃ رکعتی سنۃ الفجر)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فجر کی دو رکعتیں ادا کرنا بھول جائے اس کو چاہیے کہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد ان کو پڑھ لے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم (ت 405ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج1 ص112 رقم الحدیث 1194 باب فضیلۃ رکعتی سنۃ الفجر)

ترجمہ: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو تخریج نہیں کیا۔

حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی (ت 748ھ) فرماتے ہیں:

عَلٰی شَرْطِہِمَا. یہ حدیث شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر ہے (یعنی صحیح ہے)

(التلخیص علی المستدرک ج1 ص112 رقم الحدیث 1194 باب فضیلۃ رکعتی سنۃ الفجر)

دلیل نمبر 9:

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّي. فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ، وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَكَانَهُ، حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

(شرح معانی الآثار: ج1 ص255، 256 باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر)

ترجمہ: حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ صبح کی نماز کے وقت مسجد میں داخل ہوا، اس وقت امام نماز پڑھا رہا تھا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صف میں شامل ہو گئے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے دو رکعت ادا کی پھر امام کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب امام نے سلام پھیرا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سورج کے طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، پھر دو رکعت ادا کی۔

دلیل نمبر 10:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، فَلَمَّا أَضْحٰى قَامَ فَقَضَاهُمَا.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص404 رقم الحدیث 6506 باب فی رکعتی الفجر اذا فاتتہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ لوگوں کے پاس آئے۔ لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں (سنتِ فجر) ادا نہیں کی تھیں۔ چنانچہ آپ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔ پھر اپنی جائے نماز پر بیٹھے رہے۔ جب سورج بلند ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو رکعتوں کی قضاء کی۔

دلیل نمبر 11:

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

(مؤطامالک: ص112 باب ماجاء فی رکعتی الفجر)

ترجمہ: امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب فجر کی دو رکعتیں فوت ہو جاتی تھیں تو آپ ان کی قضا سورج کے طلوع ہونے کے بعد فرماتے تھے۔

دلیل نمبر 12:

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، يَقُوْلُ: لَوْ لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتّٰى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ، صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص156 باب فی رکعتی الفجر اذا فاتتہ رقم الحدیث 6505)

ترجمہ: حضرت یحیی بن سعید فرماتے ہیں: میں نے امام قاسم (فقہائے سبعہ میں سے ایک نامور فقیہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں نے دو سنتیں نہ پڑھی ہوں اور فجر کی نماز پڑھ لی ہو تو میں ان کو سورج نکلنے کے بعد پڑھتا ہوں۔

دلیل نمبر13:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص116 باب من قال لاصلاۃ بعد الفجر رقم الحدیث7416)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی تو (ان کے ادوار میں) صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہوتی تھی۔

دلیل نمبر14:

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : لَا تَصْلُحُ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، قَالَ وَكَانَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْرِبُ عَلٰى ذٰلِكَ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص114 باب من قال لاصلاۃ بعد الفجر رقم الحدیث7409)

ترجمہ: حضرت ابوعالیہ (رفیع بن مہران) فرماتے ہیں: عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک اور صبح کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک کوئی نماز درست نہیں۔ نیز فرماتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر سزا دیا کرتے تھے۔

غیر مقلدین کی دلیل

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ: مَهْلًا يَا قَيْسُ! أَصَلَاتَانِ مَعًا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. قَالَ: فَلَا إِذَنْ.

(سنن الترمذی: ج1 ص96 رقم الحدیث 422 باب ماجاء فیمن تفوتہ الرکعتان قبل الفجر یصلیھما بعد صلاۃ الفجر)

ترجمہ: قیس بن عمرو بن سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور جماعت کے لیے اقامت کہہ دی گئی، تو میں نے آپ کے ساتھ فجر پڑھی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پلٹے تو مجھے دیکھا کہ میں نماز پڑھنے جارہا ہوں، تو آپ نے فرمایا: قیس ذرا ٹھہرو، کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنے جارہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تب کوئی حرج نہیں۔

جواب نمبر1:

یہ حدیث مرسل ہے اور مرسل روایت خود غیر مقلدین کے ہاں ضعیف شمار ہوتی ہے۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی (متوفی 279ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلًا.... وَإِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ.

(سنن الترمذی: ج1 ص96 رقم الحدیث 422 باب ما جاء فیمن تفوتہ الرکعتان قبل الفجر یصلیھما بعد صلاۃ الفجر)

ترجمہ: یہ حدیث مرسل ہے..... اور اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

زبیر علی زئی غیر مقلد (ت1434ھ) لکھتے ہیں:

”جمہور محدثین کے نزدیک تابعی کی مرسل روایت ہر لحاظ سے مردود ہے۔“

(فتاویٰ علمیہ ج2 ص290)

لہذا یہ حدیث ان کی اپنی تحقیق کے مطابق ضعیف ہے۔

جواب نمبر2:

یہ روایت ضعیف ہے اس لیے قابلِ استدلال نہیں!

چنانچہ علامہ محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف النووی (متوفی 676ھ) فرماتے ہیں:

وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ ..... وَاتَّفَقُوْا عَلٰى ضُعْفِ حَدِيْثِهِ الْمَذْكُوْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ، رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا وَضَعَّفُوْهُ.

(تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ج1 ص450، 451 رقم الترجمہ 517)

ترجمہ: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس مذکورہ (فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ) حدیث کے ضعف پر اتفاق ہے جس کو امام ابو داوٗد اور امام ترمذی رحمہم اللہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

جواب نمبر3:

وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے وہ متواتر ہے اور متواتر کے مقابلہ میں مرسل بلکہ ضعیف روایت قابل احتجاج نہیں۔

جواب نمبر4:

اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ علیہ السلام نے اجازت دی بلکہ ”فَلَا إِذاً“ فرمایا۔ ”فَلَا إِذاً“ کا معنی صرف اجازت نہیں بلکہ انکار بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ امام ابوالحسن مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوری (ت 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَ كَذَا مِنْ مَالِي. فَقَالَ: "أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ." قَالَ: لَا. قَالَ: "فَأَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي - ثُمَّ قَالَ - أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً". قَالَ: بَلٰى. قَالَ: "فَلَا إِذًا".

(صحیح مسلم ج2 ص37 باب کراہۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبۃ)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے زیادہ مال دینا چاہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ نے تمام بیٹوں کو اسی طرح مال دیا ہے؟ میرے والد نے کہا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تیری ساری اولاد تجھ سے ایک طرح کی خیر خواہی کرے؟ والد صاحب نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَلَا إِذاً.

”فَلَا إِذًا“ کا معنی غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب نے یہ کیا ہے:

”تو پھر ایسا مت کر“ یعنی ایک کو دے، ایک کو نہ دے۔

(ترجمہ صحیح مسلم از وحید الزمان غیر مقلد: ج4 ص232)

تو ”فَلَا اِذًا“ کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ ”آئندہ ایسا نہیں کرنا“ جس طرح کہ مندرجہ بالا حدیث میں یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی۔

لہذا غیر مقلدین کی بیان کردہ روایت کا معنی اب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

”آئندہ یہ سنتیں جماعت کے ہونے کے بعد مت ادا کرنا۔“

جواب نمبر 5:

علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی (ت 676ھ) ایک ضابطہ بیان کرتے ہیں:

وَهٰذِهٖ عَادَةُ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهٖ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ يَذْكُرُونَ الْأَحَادِيثَ الَّتِي يَرَوْنَهَا مَنْسُوخَةً ثُمَّ يُعَقِّبُونَهَا بِالنَّاسِخِ.

(شرح مسلم للنووی: ج1 ص156 باب الوضوء مما مست النار)

ترجمہ: امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین کی مبارک عادت ہے کہ وہ پہلے ان احادیث کو لاتے ہیں جو ان کے نزدیک منسوخ ہوتی ہیں، پھر وہ لاتے ہیں جو ناسخ ہوتی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فجر کی سنتوں کے مسئلہ میں بھی یہی اسلوب اختیار فرمایاہے کہ اس حدیث کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث نقل کی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع شمس کے بعد سنتوں کی ادائیگی کا حکم فرمایا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے۔

چنانچہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روایت ذکر کی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

(سنن الترمذی: ج1 ص96 رقم الحدیث 423 باب ماجاء فیمن تفوتہ الرکعتان قبل الفجر یصلیہما بعد صلاۃ الفجر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی دو سنتیں ادا نہ کی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد ادا کرلے۔